دھوبی

دھوبی گھر سے نِکلا ۔ اُس نے اپنے بَیل کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ۔ بَیل نے خُوش ہو کر گردن ہلا دی ۔ اس کے گلے کی گھنٹی بولی، "ٹن ۔ ٹن ۔ ٹن"۔ دھوبی خُوش ہو گیا ۔

دھوبی نے کپڑے بَیل پر لادے ۔ بَیل گھاٹ کی طَرف چَل پڑا ۔ بَیل کے گلے کی گھنٹی بَج اُٹھی ۔ "ٹن ۔ ٹن ۔ ٹن" بَیل آگے تھا ۔ اس کے پیچھے دھوبی تھا ۔ سب سے پیچھے دھوبی کا کُتّا تھا ۔ بَیل چلتا رہا ۔ گھنٹی بَجتی رہی ۔

تھوڑی دیر میں گھاٹ آ گیا۔ دھوبی نے بَیل پر سے کپڑے اُتارے۔ بَیل کو سائے میں باندھ دیا۔ اس کے آگے چارا ڈال دِیا۔ وہ چارا کھانے لگا۔ کُتّا اُس کے پاس بَیٹھ گیا۔

دھوبی پانی میں کھڑا ہو گیا اور کپڑے دھونے لگا۔

چھُوا چھُو، چھُوا چھُو ، چھُوا چھُو، چھُوا چھُو،

گہری ندّی اُجلا پانی مَیلے کپڑے دھوئے دھوبی
اُجلا پانی بہتا جائے دھوبی کپڑے دھوتا جائے
مُنہ سے اپنے کہتا جائے
چھُوا چھُو، چھُوا چھُو ، چھُوا چھُو، چھُوا چھُو

دھوبی دِن بھر کپڑے دھوتا رہا، گِیت گاتا رہا۔ اُس نے بہُت سے کپڑے دھوئے۔ کپڑے دھو کر دُھوپ میں پھَیلا دِیے۔ کپڑے سُوکھ گئے۔ اُجلے اُجلے کپڑوں کا ڈھیر لگ گیا۔

شام ہو گئی۔ دھوبی نے کپڑے بَیل پر لادے۔ دھوبی، بَیل اور کُتّا گھر کی طرف چل دیے۔ بَیل کی گھنٹی بج رہی تھی۔

لوگ صاف صاف کپڑے پہنیں گے اور کہیں گے" دھوبی بہت اچھّا ہے۔"